الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

بحمد و فضل رحمانی این نسخۂ لاثانی مناقب عالیہ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین
سید الافراد سلطان الاولیا غوث صمدانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ

مسمّیٰ باسم تاریخی

دیوانِ ثانی در مدحِ اکمل الاولیا جناب محبوب سبحانی

از تالیفات لطیفہ

جناب مستطاب واقف اسرار عرفانی حاجی حرمین شریفین و زائر روضۂ حضرت
شاہ جیلانی مولانا عبد القادر صاحب قادری مجیدی حنفی عثمانی مد ظلہ العالی

در مطبع نسیم واقع بدایون مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت سے اوس شاہ کی عاجز مری تقریر ہے
جا بجا جسکی صفت قران مین خود تحریر ہے

ہر نبی کا حکم اونکی قوم سے مخصوص تھا
رحمت عالم کا حکم عام عالمگیر ہے

ہر کتاب آسمانی سے ہے مُبشّر آپکی
ہر نبی سے حین تقدم کی ہوئی تبشیر ہے

صاحب قوسین ہین اور تاجدار آدمیت
اونکی مشت خاک سے شرمندہ تیغ و تیر ہے

ہی نبوت آپکی سب انبیا سے پیشتر
حکمت حق سے ہوئی اظہار مین تاخیر ہے

آپکے سو ادب سے سب عمل ہوتے ہین حبط
آیت لا تجہروا مین حق نے کی تحذیر ہے

نعت شاہ دین مین آنا مدح اہل بیت کا
اہل حق کی حق مین لذت بخش تقدیر ہے

کیا لکھی توصیف اہل بیت پاک کی
شان مین جنکی کہ نازل آیت تطہیر ہے

ہوگی جب جنت کو جائینگی جناب سیدہ
بند چشم اہل محشر واہ کیا توقیر ہے

بضعۃ منی ہے فرمایا رسول اللہ نے
جز کو غیر کل سمجھنا وہم کی تزویر ہے

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار
وہ خدا کا شیر و شاہ دین کی شمشیر ہے

شہرِ علمِ دین نبی ہیں باب ہیں مولیٰ علی
مصحفِ ناطق ہیں ہر ہر بات ہے پر تاثیر

ہے کمالِ ظاہرِ ایمان کا انگلوں سے ظہور
ملکِ باطن پر علی کا قبضۂ تسخیر ہے

کحلِ چشمِ اولیا ہے خاکپائے بوتراب
آستان کا اونکی ہر ذرہ بہ اکسیر ہے

سیرتِ سبطین ہے سیرت رسول اللہ کی
اونکی صورت بھی رسول اللہ کی تصویر ہے

دونوں سلطانِ جہان ہیں یکجان
اونکا عاشق جہان دل سے ہر جوان پیر ہے

ہے خطا خوشبو کو اونکی گر لکھوں مشکِ ختن
یہ ہین ریحانِ نبی کی بس یہ تحقیر ہے

دوشِ احسن پر رسول اللہ کے حسن حسین
جلوۂ نور علی نورٍ کی اک تنویر ہے

راکبِ دوشِ نبی کا آہ سر نیزہ پہ ہو
واہ واہ سرداریِ جنت کی کیا تدبیر ہے

دیکھو شانِ کبریا تیرونکا باران اودہر
اور ادہر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

راہِ حق مین کر دیا سجدے مین قربان اپنا سر
ایسی فاسجد واقترب کی کسنے کی تفسیر ہے

سبطِ سبطین نبی ہے غوثِ اعظم بالیقین
جا پیرانِ سلاسل کا وہ بیشک پیر ہے

ہے فدائی اہلِ بیت مخلص اصحاب پاک
کیا فقیرِ قادری بھی واہ خوش تقدیر ہے

تاثیر کا یہ لحمک لحمی کی حال ہے
نسلِ علی مین عنصرِ محمد کی آل ہے

دم سے نبی کے دم ہے علی کا جو متحد
کیا اونمین اتحاد ہے کیا اتصال ہے

موجود ہین علی مین محمد کی سب صفات
ہان اک نبوت اونمین نہین جو محال ہے

نسبت علی کی ایسی محمد سے ہے کہ ربط
ہارون کا کلیم سے جسکی مثال ہے

دیدار اونکا عین عبادت خدا کی ہے
کیا حبذا علی ولی کا جمال ہے

خیبر کی فتح ارض پہ اور آسمان پہ ہے
ہو ردِ شمس اونکے لئے کیا جلال ہے

ایمان کا کمال محبت علیؑ کی ہے
بغض اونکا کیا ہے عینِ نفاق و ضلال ہے

یادِ علیؑ سے راحتِ جانِ جہانیان
نام اونکا کیا ہے دافعِ رنج و ملال ہے

ہین غوثِ پاک نائبِ شیرِ خدا عیان
جنکے کہ دم قدم سے علیؑ کا کمال ہے

روحِ حسینؑ راحتِ جانِ حسنؑ ہین وہ
وصل اونکا بس نبیؐ و علیؑ کا وصال ہے

مانگے نہ کیون فقیر جنابِ امیرؑ سے
محتاج یہ وہ صاحبِ جود و جمال ہے

ممدوح اپنا وہ شہِ عالی مقام ہے
شیرِ خدا علیؑ ولی جسکا نام ہے

ہے جانِ پاکِ صاحبِ لولاک وہ جناب
دیکھو گواہ اسکا خدا جل جلالہ کا کلام ہے

فرزندِ مصطفیٰؐ کے ہین فرزندِ مرتضیٰؑ
نسلِ نبیؐ کا نسلِ علیؑ سے قیام ہے

داخل ہے چار یار مین وہ شاہِ نامدار
شامل ہے پنجتن مین عجب احترام ہے

وہ مرتبہ کہان کہ علیؑ کے غلام ہون
بندے ہم اسکے ہین جو علیؑ کا غلام ہے

ہو کیون نہ فدا کیا ہے علیؑ کیمیا فیض
وہ دوشِ نبیؐ پہ پائی علیؑ کا مقام ہے

ہے اسکے باب فیضِ ولایت کا افتتاح
فیضِ نبوت اسپہ ہوا اختتام ہے

باطن کے جو امام ہین قبل اسکی یا کہ بعد
سب اسکے مقتدی ہین وہ سبکا امام ہے

پیران پیر دل ہین جنابِ امیرؑ کے
سب سلسلون مین جنکا عیان فیضِ عام ہے

مستِ شرابِ عشقِ نبیؐ جو ہی پیا
پیتے ولائے ساقیِ کوثرؑ کا جام ہے

ممکن نہین کہ حل نہو مشکل فقیر کی
مشکل کشا امیر علیہ السلام ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الالف

ادب حضور کی ہو مجھسے کیا ثنا یا غوث
کہ تم ہو عاشق و معشوق کبریا یا غوث

اطاعت نبوی آپکی اطاعت ہے
رضا ہے آپکی اللہ کی رضا یا غوث

ادب حضور کا سب اولیا پہ واجب ہے
ہین آپ نائب سرور [illegible] یا غوث

امام ظاہر و باطن ہو تو عین علی
ہے تمسے دیدۂ سبطین کو ضیا یا غوث

امید شام و سحر رکھتے ہین یہی قدسی
کہ آستان پہ رہین تیرے جبہ سا یا غوث

اثر سے تیری توجہ کی بو المظفر کو
ملی سفر مین ظفر [illegible] یا غوث

اسیر ہوے جو تیرے غضب کے زندان مین
سوا ترے وہ کسی سے نہ ہو رہا یا غوث

اجابت آپکی ہے سنت دعا پہ عاشق کی
عطا ہے حق کی ترے حسب مدعا یا غوث

اگر نگاہ کرم تیری اوس پہ پڑ جاے
تو خاک سیم ہو ہو جاوے مس طلا یا غوث

اوٹھاؤن فرقت بغداد کا الم کبتک
خدا کیواسطے پھر سے بلا لیجیے یا غوث

[illegible] نائل حمایت مین آپکی ہے فقیر
عدو کا خوف بلا کا خطر ہو کیا یا غوث

ب

بیان ہو آپکا کیا عز و اعتلا یا غوث — ازل سے آپ ہین سلطانِ اولیا یا غوث

بلند سب سے کیا حق نے آپکا رتبہ — سب اولیا کا ترے در پہ سر جھکا یا غوث

بلا نہ آئے کبھی لطف سے ترے ہر دم — عدو پہ میری رہین شاہِ کربلا یا غوث

بنی ہوئی دم مین اہی بات میری بگڑی — جو تیرا لطف و کرم مجھپہ ہو ذرا یا غوث

بھڑک رہی ہے مرے دلمین آتشِ ہجران — تو اپنے شربتِ دیدار سے بجھا یا غوث

بدی کو حسنِ عمل سے مرے کرو مقلوب — مٹا و ذلتِ عقبیٰ کا و غدغا یا غوث

برا ہون یا ہون بھلا ہون تو آپکا ہی فقیر عفی — خدا نے بندہ کو ابتر بدر پہرا یا غوث

پ

پیا نہ پانی نہ کہا یا طعام تمنے کبھی — خدا کا حکم نہ جبتک تمہین ہوا یا غوث

پکار جب تمہین دریا مین مستغیثون نے — جہاز آفتِ طوفان سے بچ گیا یا غوث

پڑھی تھی جسنے ذرا گرد تیرے کوچہ کی — عذابِ قبر سے وہ شخص بچ گیا یا غوث

ت

تجلیات کا تہا تجہپہ ابتدا سے ظہور — کنارِ دایہ سے طفلی مین تو اڑا یا غوث

تصرف آپکا عالم کو عام و شامل ہے — مسخر عرش ہے محکوم ہے سما یا غوث

تمہاری خوانِ کرامت سے سب ہین بہرہ ربا — کہ آپ شاہ ہین سب اولیا گدا یا غوث

ٹ

ٹہلون ظلم سے جب قافلہ کی فریاد — ملی وہ نہین تہی نعلین سے سزا یا غوث

ٹھکانا نارِ سقر مین ہی تیرے منکر کا — وہ جنتی ہے جسے ہے تری ولا یا غوث

ٹلیگا در سے ترے لئے نہ تیرا فقیر عفی — وہ آستان پہ تری ابتو آگیا یا غوث

ث

ثمر سے جسکے سلاطینِ وقت عاجز تھے — گران بہا تھی تری بزم وہ قبا یا غوث

ث — ثبات ہو رہِ ایمان پہ مجھکو مرتے دم ۔۔۔ خطر ہے زَلّتِ اِقدام کا بڑا یا غوث

ثمر عطا ہو مرے نخلۂ مراد کو بھی ۔۔۔ ہے کُن فکان کا تمہیں مرتبہ ملا یا غوث

ج — جہان کی اہلِ ولایت سے آپ اکمل ہین ۔۔۔ یہ اتفاق ہے اہلِ کمال کا یا غوث

جلال سے ترے گر کر گری زمین پہ چیل ۔۔۔ ادب تہا جو تری بزم کا کیا یا غوث

جمال سے ترے دم بھر مین ہو گئی زندہ ۔۔۔ وہ حق نے منصبِ قدرت تجھے دیا یا غوث

چ — چمکتا اوجِ عُلا پر ہے آفتاب ترا ۔۔۔ سب اولیا ہین ترے زیرِ بُرج ہما یا غوث

چمن مین مست ہے گُل چہچہے ہین بلبل کو ۔۔۔ چلی وہ گلشنِ بغداد کی صبا یا غوث

چھٹے وہ دامِ الم بندِ غم سے اکدم مین ۔۔۔ جو صدقِ دل سے کرے تجھسے التجا یا غوث

ح — حلاوت ایسی ہے کچھ بات بات مین تیری ۔۔۔ نبات و قند مین ہے وہ کہان ادا یا غوث

حسد عبث ہے عداوت عدو کو ہے بیکار ۔۔۔ خبر نہین ہے کہ آقا ہے تو مرا یا غوث

حقیر سمجھے نہ کیون جامِ جم کو تیرا فقیر ۔۔۔ کہ تیرا جام ہے جامِ خدا نما یا غوث

خ — خدا سے پایا وہ رتبہ کہ بارہا تمنے ۔۔۔ قضا کا خواب سے بدلا ہے ماجرا یا غوث

خلف کو فخر سلف کو شرف بفضلِ خدا ۔۔۔ تمہاری ذاتِ مقدس سے ہو گیا یا غوث

خزان کا غم ہے نہ کھٹکا ہے بادِ صرصر کا ۔۔۔ سدا بہار ہے وہ گلشنِ ہما یا غوث

د — دیا ہر ایک کو جو چاہا جسکو ہے تمنے ۔۔۔ ہے بےحساب ترا دفترِ سخا یا غوث

دو عالم آپکا تابع ہے کسکو طاقت ہے ۔۔۔ کرے جو آپکے فرمان سے اِبا یا غوث

درِ حضور ہے حاجت روائے اہلِ غرض ۔۔۔ مجھے بھی خوانِ کرم سے کچھ عطا یا غوث

ڈرو نہیں مکر سے حسّادِ بد نہاد کے کیون
کہ لاتخف ترا ارشاد ہے سنا یا غوث

چھپے ہیں عیب ہمارے مردمین کرم سے ترے
کہا حضور نے ہے خود ستر تمہا یا غوث

آگ جہنم کے اُس سے وہ کو
ہوا جو تیری عداوت مین مبتلا یا غوث

ذلیل کس طرح کر سکتے ہین مجھے عدا
کہ میرے سر پہ ہے دستِ کرم ترا یا غوث

ذنوب کثیر ہین جتنے عمل سے گرچہ فزون
جو تم کفیل ہو پھر خوف کیا رہا یا غوث

ذرا ادہر بھی خدارا اک نظر کیجیے
مین کب سے منتظرِ [illegible] ہون کھڑا یا غوث

رخِ نبی کی تجلی ہے تیرے رخ سے عیان
جبین پہ نورِ خدا کا ہے پرتو ا یا غوث

رسولِ حق نے تمہین اولیا کے مجمع مین
پنہایا خلعتِ تخصیص بر ملا یا غوث

ریاضِ خلد ہے بغداد کی فضا سے خجل
تمہارے کوچہ کی دلکش ہے کیا ہوا یا غوث

زمانہ مین نہ ترا مثل ہے نہو نہ ہوا
یہ کس ولی کا ہے رتبہ ترے سوا یا غوث

زمین مین خلد مین جن و ملک مین انسان مین
تمہارے فضل کا شہرہ ہے جابجا یا غوث

زبان پہ نام ہے دلمین تصورِ رخ ہے
خیال آپکا آنکھون مین ہے بسا یا غوث

س سعادت اور شقاوت ہے تیرے قبضہ مین
کہ تو نے چور کو ابدال کر دیا یا غوث

سیادتِ عرفا مطلقا تمھین کو ملی
تمہین ہو قافلہ سالارِ اصفیا یا غوث

سنایا آپکو کرتے تھے ماہ و سالِ اہم
سب اپنا حال برا ہو تا یا بھلا یا غوث

ش شمائل آپکے ہین سب شمائلِ حسنین
وہی ہے جلوہ وہی ہے تری ادا یا غوث

شمار تیری کرامات کا نہین ممکن
کہ شہری خاک بھی رکھی ترے دوا یا غوث

شفا ہے ذوق قبولی آپ کا تصور ہے — ہے نام پاک ترا دافع بلا یا غوث

ص

صباح و شام ہے مدح و ورد میرا — یہی وظیفہ یہی شغل ہے سدا یا غوث

صلٰوۃ و صوم بجز انہیں مجھے اصلا — تمہارے لطف و کرم کا ہے آسرا یا غوث

صدا یہ شام و سحر ہے تیرے فقیر کی — مُرید و صلک للہ علینا یا غوث

ض

ضمیر پاک ہے انوار حق کا آئینہ — عیاں ہیں آپ پہ اسرار دو سرا یا غوث

ضیائے شمس و قمر عکس روئے تاباں ہے — فروغ آئنہ دندان کی ہے صفا یا غوث

ضریر آپ نے بینا کئے اشارہ سے — نظر سے آپ نے فالج کو کھو دیا یا غوث

ط

طبیب ہوتے تھے حیران کرامتوں سے تری — ترے ارادہ کی محکوم تھی شفا یا غوث

طریق معرفت حق میں تم کو حق نے کیا — تمام اہل تعرف کا رہنما یا غوث

طفیل جذبہ مستان عشق مصطفوی — ہے مے وصال کا ساغر مجھے پلا یا غوث

ظ

ظہور سے ترے دین نبی ہوا زندہ — لقب خدا نے ترا محی دین رکھا یا غوث

ظہیر وقت مصیبت [illegible] ہر مرید کے ہیں آپ — خلوص قلب سے جس دم کہ دیا یا غوث

ظفر [illegible] پاوے نہ شکست کبھی — مدد جو آپ سے چاہے دم وغا یا غوث

ع

عیاں ہے آپ کے ہے شان مرتضوی — وہی جلال وہی رعب دبدبہ یا غوث

عراق ہی میں نہیں گلشن جناں ہے ترا — زبان بلبل و گل پر ہے تذکرہ یا غوث

عقیل و ماجد و حماد و نجیب و شہاب — ہمیشہ آپکی تھی منقبت سرا یا غوث

غ

غریب و خوار و ذلیل و گدا ہوں اور تم ہو — غنی و قادر و فیاض و ذو عطا یا غوث

غضب تمہارا نمونہ خدا کے قہر کا ہے
کرم حضور کا ہے رحمت خدا یا غوث

غرور جس نے کیا آپ سے وہ خوار ہوا
گدا ہوا جو ہوا شکر دو ہوا یا غوث

ف

فراق آپکا دوزخ وصال جنت ہے
دکھا دے جلوہ کہ دل ہجر نے جلایا غوث

فنا کے لطف بقا کے مزے اوسیکو ملے
ہوا جو عشق و ولا میں ترے فنا یا غوث

فقیر میں ہوں ترا تو ہے میرا شاہنشاہ
ہے اٹھتے بیٹھتے ہر دم مری صدا یا غوث

ق

قضا ہے تیری مسخر قدر موافق ہے
کیا خدا نے وہی تم نے جو کہا یا غوث

قدم سے ہے ترے سرسبز گلشن بغداد
بہار خلد ہے جنت کی ہے فضا یا غوث

قصور سب مرے تو بخشوا کے روز جزا
قصور خلد خدا سے مجھے دلا یا غوث

ک

کرامتیں ہیں تری معجزات شاہ رسل
ہے دم سے تیرے عیان شان مصطفا یا غوث

کبھی تو خواب میں دکھلا رخ انور
کہ مدتوں سے ہوں میں طالب لقا یا غوث

کرم حضور کا ہے ہر جگہ مرے ہمراہ
یہی ہے زاد یہی میرا آسرا یا غوث

گ

گیاہ کا بھی ترے مدرسہ کی ہے یہ اثر
کہ جسکے پینے سے ٹلجاتی ہے بلا یا غوث

گدا کو تیرے نہیں سلطنت کی کچھ خواہش
وہ جسکو چاہے ابھی کردے پادشا یا غوث

گہر نثار ترے ذرہ ہائے رہ پر ہیں
ہے سنگ در پہ فدا لعل بے بہا یا غوث

ل

لعاب پیکے نبی و علی کا ٹھہرے تم
طریق وعظ و ہدایت کے پیشوا یا غوث

لقب ہے آپکا عالم میں سید الافراد
تم اولیائے جہان کے ہو مقتدا یا غوث

لب حضور سے علی ہیں عین آب حیات
سنا کے بات دل مردہ کو جلا یا غوث

م
ملا اسکو ولایت مین منصب عالی
کہ جسنے آنکھہ سے تیرا قدم ملا یا غوث

معین و قطب و فرید و نظام عرفان مین
کرم سے تیرے ہین کالشمس فی الضحی یا غوث

مقام خاص ہے خلوت کا آپکی مخدوع
سب ولیا سے تری شان ہے جدا یا غوث

ن
نظر سے سیکڑون فساق کردہ ہین ولی
یہ تہا نگہہ مین اثر تیری حبذا یا غوث

نکالی ڈوبی ہوئی مدتون کی تمنے برات
کہ بر و بحر مین تہا شور مرحبا یا غوث

نثار ہین ترے مرقد پہ سبعہ سیارے
ہین آستان پہ ہفت آسمان فدا یا غوث

و
ولی ہین جتنے جہان مین ہر ایک کی گردن
خدا کے حکم سے ہے تیرے زیر پا یا غوث

وصال آپکا موصل ہے وصل مولا کا
پہرا جو آپ سے وہ حق سے بہی پہرا یا غوث

وسیلہ جسکو ملے دامن کرم کا ترے
زہے نصیب زہی طالع رسا یا غوث

ه
ہے والدین سے تو اپنے وارث دین
ملا ہے تجہکو عجب حسن دلربا یا غوث

ہمیشہ آپکا خورشید فیض تابان ہے
اگرچہ خورد گر قطاب کا چہپا یا غوث

ہزارون پہلیان آنے مین برا یا جو سی
نماز تمنے جو دریا مین کی ادا یا غوث

ی
یدِ حضور مین ہے قدرت ید الٰہی
زبان سے بحر فیوض خدا بہا یا غوث

یہ آرزو ہے رہو تمہین تری حضور مین
یہی قصیدہ کا تجہکو ملے صلا یا غوث

یقین ہے تیرے کرم سے فقیر عاصی کو
کہ بخشوائیگا تو اوسکی ہر خطا یا غوث

قصیدہ دیگر در صنعت طالب و مطلوب

ا	ادب سے کرتا ہوں نہیں تم سے التجا یا غوث	میں آپکا ہوں برا ہوں و یا بھلا یا غوث	ب
ب	بجا ہے سر پہ جو ہے ہر ولی کے تیرا قدم	شبہ رسل کا ہے برتر و عرش پہ پا یا غوث	پ
پ	پیالہ پی کے ترا ہی ہوئے ہیں مست اقطاب	پھرے ہے فیض سے کیا میکدہ ترا یا غوث	ت
ت	تجھے ملا ہے وہ منصب و مرتبہ وہ شرف	کہ ہے حد سے فزون تری ثنا یا غوث	ث
ث	ثری سے تا بہ ثریا ہیں تیرے سب تابع	جہاں نہیں آپکا ٹھہرو ہے جا بجا یا غوث	ج
ج	جلائی دل مردہ مرا پھر از سر نو	شراب وصل کا اپنی مزا چکھا یا غوث	چ
چ	چمن میں حضرت بغداد کی بلا کے مجھے	دکھائی مجھے پھر نزہت حما یا غوث	ح
ح	حیا سے حال دل زار کہہ نہیں سکتا	کرم سے ہے مری خبر لو رہ خدا یا غوث	خ
خ	خراب و خستہ ہوں پر آپکا بھروسہ ہے	دعا ہے تیری مرے رد کی دوا یا غوث	د
د	دیا خدا نے وہ رتبہ تجھے کہ ہے عاجز	بیان سے عقل کے سب دست ذکا یا غوث	ذ
ذ	ذلیل و خوار ہوں محتاج و بینوا ہوں میں	کر اپنے لطف سے حاجت مری روا یا غوث	ر
ر	رقم ہو نام ترا میرے صفحۂ دل پر	زبان پہ تیری ثنا کا ہو زمزما یا غوث	ز
ز	زمین پہ جن و بشر ہی نہ تیرے ہیں مشتاق	ہے تیری یاد میں ہر ساکن سما یا غوث	س
س	سوا ترے ہے مرے درد دل کا کون طبیب	اشارہ ہے ترا بس مری شفا یا غوث	ش
ش	شراب عشق و محبت کے اپنی ذات کی دے	خیال غیر سے دل کو مری صفا یا غوث	ص
ص	صلا دے اپنی ثنا کا مجھے ز راہ کرم	دکھا دے اپنے رخ پاک کی ضیا یا غوث	ض
ض	ضعیف و زار ہوں قلب میرا تیرہ و تار	نظر سے میرے مس دل کو کر طلا یا غوث	ط

حرف	مصرع	مصرع	حرف
ط	طرب سی شوق سی باطن مین پاس لیکہ اپنی	ہوا ہون گرچہ مین مجبور ظاہرا یا غوث	ظ
ظ	ظہور ہی ترا عین ظہور شان علی	عیان ہی سب یہ تری عزت و علا یا غوث	ع
ع	عذاب ہجر سی للہ دی امان مجھکو	کھلا دی قرب کی اپنی مجھی غذا یا غوث	غ
غ	غشاوہ بشری دور کرکے دی مری	دکھا وہ جلوہ کہ ہون تجھ مین مین فنا یا غوث	ف
ف	فدا کیون ہون تر قد پہ سرو و طوبی سب	شہ رسل نے تجھی اپنی دی قبا یا غوث	ق
ق	قدم کی تیری وہ تاثیر ہی کہ جسکی	تراب سی ہی خجل اکسیر و کیمیا یا غوث	ک
ک	کرم سی اپنی مری جلد دستگیری کر	وگرنہ مکر سی حاسد کے مین گرا یا غوث	گ
گ	گناہگار ہون مین گرچہ اپنی شامت سی	مگر وسیلہ ترا مین نے ہی لیا یا غوث	ل
ل	لبون پہ جان ہی مری بس ہی وقت مدد	سوا تری نہ مددگار ہی مرا یا غوث	م
م	مجھی بھی جام کرامت سی اپنی کر مست	کہ تیری عشق کا ہر دم رہی نشا یا غوث	ن
ن	نبی کی حکم سی مشکل کشا کی نائب ہو	مری بھی عقدۂ مشکل کو کر دو وا یا غوث	و
و	وضو جو تو نے کیا نخل خشک کی نیچی	وہ تیری فیض سی فورا ہوا ہرا یا غوث	ہ
ہ	ہزار جان سی تمنا یہی فقیر کی ہی	ہمیشہ ورد مرا یا نبی ہو یا یا غوث	
ی	یہی آرزو ہے کہ جبتک ہین طالب و مطلوب	فقیر تیری طلب سی ہو آشنا یا غوث	ا

الباء

مصرع	مصرع
بیان ہو آپکی مدح و ستایش مجھسی کب یا غوث	تمامی اولیا ہین آپکا کرتے ادب یا غوث

شہ افراد و غوث اعظم و قطب دو عالم سے
کرم سے حق تعالیٰ کے ملا تمکو لقب یا غوث

پدر بھی سید حسنی ہیں مادر بھی حسینی ہیں
تعالی اللہ ہی کیا آپکا حسن نسب یا غوث

بحکم حق تعالیٰ اولیاء سابق و لاحق
قدم رکھتے ہیں تیرا اپنے سر پر سب کے سب یا غوث

تری عاشق ہیں مست بادۂ عرفان لاہوتی
زہے دولت ملے جسکو ترا جام طرب یا غوث

تجھے اپنی نیابت رحمۃ للعالمین نے دی
جہان تیرا مسخر ہے عجم سے تا عرب یا غوث

مرا سب درد و غم اک دم کے دم میں دور ہوتا ہے
لیا کرتا ہون جذب دل سے بھی تیرا نام جب یا غوث

سپر ہی تیر ہے اکسیر ہی تسخیر ہے میری
مری مولا ترا کیا اسم اعظم ہی عجب یا غوث

تری چشم کرم سے ہے مظہر مہر و عطائے حق
خدائے منتقم کا قہر ہے تیرا غضب یا غوث

طفیل پنجتن میری مدد فرما کہ مٹ جاوے
مری اعدا کا تیرے حکم سے شور و شغب یا غوث

فقیر قادری عفی بھی ہے ترا اک عبد موروثی
کہ تھے تیرے غلام خاص میرے جد و اب یا غوث

التمام

مجھ سے عاجز سے ہو کیونکر تری مدحت یا غوث
فرش سے عرش تلک ہے تری رفعت یا غوث

دوش اقدس پہ ترے ہے قدم پاک نبی
حبذا کیا ہی ملی ہے تجھے عزت یا غوث

اپنی گردن پہ رکھا سب نے قدم کو تیرے
اولیا میں یہ بڑی ہے تری شوکت یا غوث

جتنے اقطاب ہیں افراد ہیں یا ہیں ابدال
فیض حق سب کو ملا تیری بدولت یا غوث

اک اشارہ میں کئے سیکڑوں مردے زندہ
تجھکو دی قادر مطلق نے وہ قدرت یا غوث

مست رہتے ہیں مئے وصلِ نبی سے ہر دم
جنکو ملتی ہے تری عشق کی لذت یا غوث

نارِ دوزخ تری اعدا کا مقرر ہے مقر
ہو ولا تیری کلیدِ درِ جنت یا غوث

تو ہے مخدوم تری سارے ولی ہیں خادم
کرتے رہتے ہیں ملک بھی تری خدمت یا غوث

نائبِ رحمتِ عالم ہیں جو عالم میں حضور
کیون نہون آپ سے سب طالبِ رحمت یا غوث

چاہتے ہیں جسے کر دیتے ہیں سلطانِ جہان
ہے فقیروں کی ترے در کی یہ ہمت یا غوث

اہلِ دنیا سے فقیر آپکا مستغنی ہے
آستانہ ہو ترا مخزنِ نعمت یا غوث

الثاء

شاہِ مرداں کے ہو تم نائب و وارث یا غوث
تجھکو سب کہتے ہیں حسنین کا ثالث یا غوث

رعب سے نامِ مبارک کے ترے عالم میں
کانپ جاتے ہیں شیاطین و خبائث یا غوث

فضلِ قرآن کی ہوئی حکم سے تیرے وہ کتاب
فلسفے کی تھی لکھے جسمیں مباحث یا غوث

ہے یقین عزت و توقیر کے حاصل ہو
دونون عالم میں تری مدح کی باعث یا غوث

تم جو امداد کو آجاؤ دمِ نزعِ فقیر
دور ہو جائیں سب آفات و حوادث یا غوث

الجیم

کیا لکھوں تیرے مدارج یا غوث
ہیں وہ تحریر سے خارج یا غوث

تو وہ ہے شاہ کہ سکہ تیرا
سب سلاسل میں ہے رائج یا غوث

میٹ گئے نام سے تیری وہ مرض — تھک گئے جس سے معالج یاغوث

کو ربنا سے لئے اچھے مجذوم — کھو دیا آپ نے فالج یاغوث

مجلس وعظ مین تیرے تائب — ہوئے رفاض و خوارج یاغوث

دوست عزت سے ہین ہون مخذول — میرے سب حاسد و حارج یاغوث

تو شہنشاہ ہے مین تیرا فقیر

کر روا میرے حوائج یاغوث

الحام

شجر قلم ہون فلک ہو دفتر لکہین جو بیان کو فصیح یاغوث — کہان یہہ ممکن کہ ایک ذرہ بیان ہو تیری مدیح یاغوث

جذام و فالج عمی کی باعث مریض بیٹہا جو فضل کا تہا — تمہارے فضل و کرم سے صحت ہوا مین وہ بالکل صحیح یاغوث

تری دعا سے خدا نے بدلا قضا کو رد یا کے ساتہ فوراً — سفر وسیلہ ظفر کا تہرا ہوئے مظفر نجیح یاغوث

تری کرامت کا کیا بیان ہو کہ دم مین مردہ [illegible] — تری غلامون نے لب ہلا کر کئے مثال مسیح یاغوث

خوشی سے کہل کہل کے گلزار ہون غنچے تو مست خوشبو سے بلبلین ہون — کبھی جو لائے صبا چمن سے تمہارے روضہ کی ریح یاغوث

جگر ہی کو ہو تری حبیب حسن سے دل ہو حسین کی جان — ہو سارے عالم سے کیون نہ حسن تمہارا حسن ملیح یاغوث

نہ کیون کہین سب قدم ہے سر پر کہ آپ سردار اولیا ہین — سب اہل دل اسکو مانتے ہین اسی کا منکر وقیح یاغوث

خطر قیامت کا قبر کا غم تری مریدونکو کس لئے ہو — کہ لا تخف اونکے واسطے ہے تمہارا قول صریح یاغوث

دکہا کے جلوہ جلا دو مجہکو کہ خنجر ہجر سے تمہارے

دل فقیر حزین و مضطر ہوا قتیل و ذبیح یاغوث

الخاء

ہوئی غم سے گود لمیں سوراخ یاغوثؓ
مگر تو ہے ہر غم کا ناسخ یاغوثؓ

بہارِ گلستانِ ایمان ہے تجھسے
مزین شریعت کا ہے کاخ یاغوثؓ

نہالِ ولایت ترے دم قدم سے
ہے شاداب کیا برگ کیا شاخ یاغوثؓ

ترے خرمنِ فیض سے خوشہ چین ہیں
تمامی سلاسل کے اشیاخ یاغوثؓ

تو ابرِ کرم سے فقیرِ حزین کے
مٹا دے گناہوں کے اوساخ یاغوثؓ

الدال

پھنسا ہوں دامِ تفکر میں المدد یاغوثؓ
کہ بے سبب ہیں عدو در پئے حسد یاغوثؓ

نہ کیوں ہو سارے جہان پر تمہارا رعب و جلال
علی شیرِ خدا ہیں تمہارے جد یاغوثؓ

بیان ہو میری زبان سے کہاں یہ ممکن ہے
کہ فضل ہے ترا بے حد و بے عدد یاغوثؓ

ترے اشارہ سے سنو بار مستغیثوں کی
بلا ٹلی ہے قضا ہو گئی ہے رد یاغوثؓ

جلائے مردے کئے نور بار نابینا
کرامتوں کی تری کچھ نہیں ہے حد یاغوثؓ

تو وہ حبیبِ خدا ہے کہ تیرا شمس کمال
رہیگا خلق میں تابندہ تا ابد یاغوثؓ

وہ عز و شان ہے تری ملتی ہے ولایت کی
ہر اک ولیؓ کو ترے حکم سے سند یاغوثؓ

نہ پہونچا پایۂ قدر کمال تک تیری
کسی ولیؓ کا کبھی طائرِ خرد یاغوثؓ

شہا فقیر کو محشر میں بخشوا لینا
تمہارا بندہ ہے نیک یا کہ بد یاغوثؓ

الذال

تیرے احکام دو عالم میں ہیں نافذ یا غوث
ہیں ولی در سے تری فیض کے آخذ یا غوث

تیرے مستان میں عشق و محبت کو مدام
تلخ ویسے کیف ہیں دنیا کے لذائذ یا غوث

حصر اوصاف کا تیرے نہیں ممکن ہرگز
گو ہوں اشجار قلم برگ کو اغذ یا غوث

آپکا در ہے دو عالم کا ملاذ و ملجا
ملتجی قطب ہیں افراد ہیں لائذ یا غوث

جب فقیر آپسے محشر میں کہی خذ بیدی
ہی یقین کوئی نہو سکا مواخذ یا غوث

الراء

رسول اللہ کا ہی حسن تمپر جلوہ گر یا غوث
علی کی جان ہو تم سبطین کے نور نظر یا غوث

سراسر تیری چہرہ سے تجلی حق کی ظاہر ہے
خجل ہیں تیرے روی پاک سے شمس و قمر یا غوث

قضا آئی ہوئی رد ہو گئی تیری غلاموں کی
رکہا تہا یہہ تو جہہ میں تری حق نے اثر یا غوث

بس اپنی عشق میں اب مجہکو ایسا محو کر لیجے
کہ تن کا ہوش ہو کچہہ اور نہ جان کی ہو خبر یا غوث

ترا ابر کرم گر آبیاری اپنی فرمادی
ابہی آئے مری نخل تمنا میں ثمر یا غوث

مریدی لا تخف جب قول ہی تیرا مریدونکو
نہیں ہی فتنۂ دوران کا کچہہ خوف و خطر یا غوث

بلا لے اپنی خدمت میں بہی فضل رسول اللہ
فقیر قادری کو مست پہر اب بدر یا غوث

شجرۂ طیبۂ قادریہ

ترا عاشق ہے خود غفار یا غوث
جہان ہو کیوں نہ تابعدار یا غوث

نبی نے خلعت تخصیص تجھکو
پنہایا ہے سر دربار یا غوثؓ

تجھے شیر خداؓ نے اولیا کا
کیا ہے قافلہ سالار یا غوثؓ

شہ کرب بلاؓ نے عشق حق کا
کیا تجھکو امانت دار یا غوثؓ

سکھائے حضرت سجادؓ نے ہیں
عبادت کے تجھے اطوار یا غوثؓ

کئے ہیں حضرت باقرؓ نے تلقین
طریقت کے تجھے اذکار یا غوثؓ

بتائے حضرت صادقؓ نے تجھکو
صفا و صدق کے کردار یا غوثؓ

ہیں حلم حضرت کاظمؓ کے ظاہر
ترے چہرہ پہ سب آثار یا غوثؓ

کئے حضرت رضاؓ نے تجھکو تعلیم
رضائے کبریا کے کار یا غوثؓ

تجھے معروف کرخیؒ نے بتائے
معارف کے سبھی اسرار یا غوثؓ

سریؒ نے سر حق تجھکو بتاکر
بنایا محرم اسرار یا غوثؓ

کیا تجھکو جنیدؒ باصفا نے
جنود اللہ کا سردار یا غوثؓ

گلستان طریقت کا ہے تو شیر
بفیض شبلیؒ دیندار یا غوثؓ

کیا ہے عبد واحدؒ نے ترا جام
مے توحید سے سرشار یا غوثؓ

کیا تفویض تجھکو بوالفرحؒ نے
بفرحت اپنا کاروبار یا غوثؓ

ہے تو ہی بحر حسن بوالحسنؒ کا
زمانہ میں در شہوار یا غوثؓ

عطا کی بوسعید حقؒ نما نے
سعادت کی تمہیں دستار یا غوثؓ

ہوئے عالم میں تیرے دم سے جاری
خدا کے فیض کے انہار یا غوثؓ

ترے ابرِ کرم سے باغِ دین کے
ہری ہین سر بسر اشجار یاغوث

دیا پھر آپ نے اپنے کرم سے
ہر اک کو حصۂ مقدار یاغوث

بنایا عبدِ رزاقِ ولی کو
امامِ زمرۂ اخیار یاغوث

دیا تو نے اونھین گنجینۂ رزق
جہان ہو اوس سے برخوردار یاغوث

کیا تو نے ابو صالح کو صالح
وہ عالی ہے تری سرکار یاغوث

کیا بو نصر کو نصرت سے منصور
مدد ہی تیری اونکی یار یاغوث

علو و عزتِ سید علی کا
تری رفعت سے ہے اظہار یاغوث

نمایان ہین رخِ موسیٰ سے یکسر
ترے جلال کے انوار یاغوث

حسن کے حسن کی ہے تیز منہ سے
جہان مین گرمی بازار یاغوث

نہالِ احمد جیلی ہے بیشک
کرم سے تیری پر اثمار یاغوث

بہاء الدین نے ایما سے تیرے
بنایا ہند کو گلزار یاغوث

ہے ابراہیم کا صدقہ سے تیرے
مقامِ قربِ رب مین بار یاغوث

بھکاری کا مقامِ فقر مین سب
ہے تو ہی مونس و غمخوار یاغوث

ضیاء الدین کا تیری ضیا سے
عجب پرنور ہے گھربار یاغوث

جمالِ اولیا مین دیکھتے ہین
ترا جلوہ اولوا الابصار یاغوث

ترے ہی رخ کے تھے سید محمد
جہان مین عندلیبِ زار یاغوث

کیا ہے سیدِ احمد کو تو نے
رموزِ دین کا واقف کار یاغوث

[illegible] فضلِ اللہ کا تابع فضائل — تیری ہی فضل سے پر بار یا غوث
[illegible] سے حضرت برکت اللہ — ہوئے ہیں خواجۂ احرار یا غوث
[illegible] شہ آلِ محمد — ہمی کے فیض کے مختار یا غوث
[illegible] سے تھی شاہِ حمزہ — دکانِ عشق کے خمار یا غوث
[illegible] محمد کو تھا ہر دم — کرم سے تیرے استظہار یا غوث
[illegible] شاہِ عینِ حق کو — مجید و امجد ابرار یا غوث
[illegible] عین الحق کو تو نے — شرابِ وصل سے سرشار یا غوث
[illegible] فضلِ رسول اللہ بیشک — نہ کیوں ہو اونپہ تیرا پیار یا غوث
[illegible] دنیا بیدار ہی ہیں جلوہ — کیا بخت اونکا کیا بیدار یا غوث
شرابِ عشق سے اپنی کیا مست — دکھا کر جلوۂ رخسار یا غوث
جو سالک [illegible] کے فضل و مجد کا ہے — اوسے ہے آپ سے انکار یا غوث
بس اب صدقہ سلطان خاصانِ حق کے — مٹادے سب مری افکار یا غوث
فقیر خستہ ہے بیمار تیرا — پلا دے شربتِ دیدار یا غوث
کرم کا منتظر حاضر ہے در پہ — لگا دے اسکا بیڑا پار یا غوث

الزاء

ہے ذاتِ پاک تیری بیکس نواز یا غوث — مقبول ہو مرا بھی عجز و نیاز یا غوث
آئینۂ حقیقت ہے سینۂ منور — دونوں جہاں کے تجھ پر ظاہر ہیں راز یا غوث

افراد مین ہوا کمل قطاب مین ہو افضل | تم خیلِ اولیا مین ہو شاہباز یا غوث
نورِ حقیقتِ حق باطن مین میری بہردے | کر دور میری دل سے زنگِ مجاز یا غوث
انکار سے قدم کے تیری ہوے پریشان | قطبِ زماں نہ خواجہ گیسو دراز یا غوث
نادم ہوی وہ جسدم تب آپ نے کیا تہا | اپنی کرم سے اونکو پہر سرفراز یا غوث

بیفکر و بیخطر ہے تیرا فقیر عفی خستہ
تیرے کرم پہ اسکو ہر دم ہی ناز یا غوث

السین

بہروسا ہی تمہارا مجہکو ہر دم ہر نفس یا غوث | کہ سب جن و بشر کے آپ ہین فریاد رس یا غوث
بہت بیچین ہی مضطر ہی طائرِ روحِ عاشق کا | ہی اسکو ہند پر آشوب ابِ مثلِ قفس یا غوث
رہِ بغداد مین شوقِ دلی ہے راہبر اپنا | صدای آہ و نالہ عاشقو نکا ہی جرس یا غوث
الٰہی پہر وہ دن آئے کہ جہاڑون اپنی پلکون سے | بیابانِ رہِ بغداد کی خاشاک و خس یا غوث
نظر خیرہ ہی جسکی نور سے خورشیدِ انور کی | ترے ہی روضہ کا وہ پرنور روشن کلس یا غوث
وجودِ پاک تہا تیرا وجودِ رحمتِ عالم | کبھی بیٹھی نہ تیری جسمِ اطہر پر مگس یا غوث

فقیر عبدِ قادر قادری کو دین و دنیا مین
ولا ہے تیری کافی نامِ نامی تیرا بس یا غوث

الشین

جو دل ہی مضطرب در جانکو ہر دم تپش یا غوث | ترے ہی جذبۂ الفت کی ہی ساری کشش یا غوث

ولی ہو جائین مشتاقِ جہان اور چور ہو ابدال
تری فضل و کرم کی گر ہو ادنی پرورش یا غوث

جسے چاہین ابھی وہ سلطنتِ دارین کی دیدین
یہ ادنی ہے فقیرون کی تری داد و دہش یا غوث

ہے اونکا سکر عینِ صحو بیہوشی ہے ہشیاری
نرالی ہے تری مستانِ الفت کی روش یا غوث

دمِ افطار روزہ خوانِ نعمت غیب سے آیا
مثالِ منّ و سلوی آگیا بہرِ خورش یا غوث

کہرے بھی درہم و دینار ہین دنیا کی سب کھوٹے
ترا نقدِ محبت ہے مگر بے غلّ و غش یا غوث

فقیرِ قادری کو ہے بھروسہ آپکا کافی
نہین ہے بہشتی اعمال سے کوئی خلش یا غوث

الصّاد

تیرے اوصاف و فضائل ہین مشخص یا غوث
اولیا مین ہے تری ذات مخصص یا غوث

جملہ اقطاب کے اوصاف کا مجموعہ ہے
تیری اک بابِ فضیلت کا ملخّص یا غوث

اک اشارہ مین تری ہو گئے مردے زندہ
حکم سے اچھے ہوئے اکمہ و ابرص یا غوث

شربتِ وصل پلا مجھکو کہ فرقت مین تری
زندگی تلخ ہے اور عیش منغّص یا غوث

شاملِ حال ہو امداد تمہاری جسدم
ہو فقیر آپکا دنیا سے مرخّص یا غوث

بلاؤن سے کر میری تخلیص یا غوث
گناہون سے تطہیر و تمحیص یا غوث

نبی نے تمہین مجمعِ اولیا مین
پہنایا ہے ملبوسِ تخصیص یا غوث

وہ دشمن ہے حق کا نبی و علی کا
کرے جو کوئی تیری تنقیص یا غوث

کتبِ اولیا کی معارف کی تیرے — ہیں اک بابِ عرفان کی تلخیص یا غوث

ترا افضل سب اولیا پہ جہان پر — ہے ثابت بتصریح و تنصیص یا غوث

تمہاری اطاعت کی کی ہی نبی نے — اکابر کو ترغیب و تحریص یا غوث

فقیرِ پریشان کی امداد کرنا
جہان سے ہو جب وقتِ ترخیص یا غوث

الضاد

ملکِ عرفان کے ہو تم وارث و قابض یا غوث — ہیں حقیقت سے کے عیان تم پہ غوامض یا غوث

نام سے آپ کے ہو جاتی ہے اکدم میں شفا — سخت ہو اگر کیسی ہی امراض و عوارض یا غوث

سب سلاسل میں تری فیض کا دریا ہے رواں — ہر جگہ تیری ہی انوار ہیں فائض یا غوث

خور ہے شرمندہ خجل ماہ ہے خیرہ انجم — دیکھکر آپ کا پُر نور وہ عارض یا غوث

حکمِ حق لطف ہی سے ہے ترا افضل عیان — کسکو طاقت ہے کہ ہو تیرا معارض یا غوث

عرض ہے یہ کہ توجہ سے تری مجھکو کبھی — غم نہ لاحق ہو نہ ہو عارضہ عارض یا غوث

حکم صادر ہو ترا حسبِ تمنائے فقیر
پیش دربار میں جب ہوئے یہ عرائض یا غوث

الطاء

حصولِ مطلب سے اسکے دلکو نہووے کیون انبساط یا غوث — جو تیرے در پہ جاکے بیٹھے تری طلب کی بساط یا غوث

بلا کے اپنے حضور میں پھر پلا دے جامِ وصال مجھکو — تری جدائی میں بے مزہ ہے جہان کا عیش و نشاط یا غوث

قدم کو تیری ادب سی سر پر رکہین نہ کیون سب ولی کہ تہی
تری اطاعت تری محبت وصول رب کا مناط یا غوث

کریگا بے روک ٹوک داخل قصور جنت مین سبکو رضوان
تمہارے خدام در سے حاصل جسے کہ ہے یہ ارتباط یا غوث

فقیر خستہ کو روز محشر خطر ہے کیا زلت قدم کا
کریگا تیرے کرم سے وہ مین عبور راہ صراط یا غوث

الظاء

تیری سن سن کے وہ پر کیف مواعظ یا غوث
مرحبا کہتے ہین ملک جن کے لاحظ یا غوث

بالیقین آپ ہان اپنا جیا کر ہی گیا
حضرت شیر خدا نے تمہین واعظ یا غوث

مردے جیتے تہی اشارہ سے نگہہ کی تیری
تہی قضا تابع ایمای لواحظ یا غوث

کانپتی تجھسے یکسوں شاہ کہ تہی ذات تری
سرحد ملک شریعت کی محافظ یا غوث

ملک حساد سے ایمن ہی فقیر خستہ
نام ہے آپکا ہر حال مین حافظ یا غوث

العین

نہ عبادت ہی نہ کچھ زہد و تورع یا غوث
پر کرم سے ہی تری مجھکو توقع یا غوث

قطب بغداد ہون یا ہون وہ افراد زمانہ تیری
خرمن فیض سے ہے سبکو تمتع یا غوث

شیر مادر رمضان مین نہ پیا تم نے کبھی
تہا وہ طفلی مین عیان تیرا تشرع یا غوث

اوج رفعت سے وہ گرتا ہی سدا پستی مین
تجھسے جو چاہتا ہی اپنا ترفع یا غوث

کیسے کرتا ہی فقیر آپکے در پر زاری
اوسکا مقبول ہو اب عجز و تضرع یا غوث

ایضاً

بڑہائی سب اولیاسے حق نے تمہاری شان رفیع یا غوث
تمہارے تابع ہین جن و انسان ملک تمہارے مطیع یا غوث

مشائخ ہر ایک سلسلہ کے ہین زیر وارسب تمہارے
کہ عام ہے تیرا سفرۂ فیض و خوان نعمت وسیع یا غوث

کرم ہے تیرا جہانکو شامل امان کی ہے خلق تجہسے سائل
ہے سارے عالم کا آستانہ ترا ملاذ منیع یا غوث

ولی و مخدوم و شیخ و سید فقیر و درویش و خواجہ سلطان
غریب و منعم لانا باد شہ ہین تیرے ہی سب جمیع یا غوث

یہہ پاس تہا ابتدا سے تمکو شریعت مصطفی کا ہر دم
پیا نہ روزونمین دودہ جنکو کہ تہے ابہی تم رضیع یا غوث

ہوئی تہی شہر جگہہ جو دعوت گئی تم اک آن مین ہر اک جا
کرامتون کی ہے تیری حقا عجیب شان بدیع یا غوث

فقیر کا گو خطا ہے شیوہ گناہ کی ہو رہی ہے عادت
خطر ہے کیا پرسش عمل کا جو تو ہے اسکا شفیع یا غوث

الغین

شمیم سے ہے تری معطر سب اولیا کا دماغ یا غوث
شگفتہ ہے تیری دم قدم سے جہان مین عرفان کا باغ یا غوث

فیوض کا ہے یہہ تیرے جلوہ کرم کا تیری یہہ پرتوہ ہے
چمک رہا ہے جو سارے عالم مین اولیا کا چراغ یا غوث

مہ مبین کو تری جبین سے جو غور کیجے تو کیا ہے نسبت
یہہ صفا آئینہ حق نما ہے کلف کا اسمین ہے داغ یا غوث

جہان کے سب اولیا ہے کامل نشہ سے ہین جسکی مست و بیخود
تمہارے صہباے وصل کا ہے خدا نما وہ ایاغ یا غوث

فقیر کی آرزو یہی ہے کہ مجہکو سب دوستونکو میرے
تری کرم سے ہو دو جہان مین نشاط و عیش و فراغ یا غوث

الفاء

عیاں ہی سارے عالم میں ترا عز و شرف یا غوث
جھکیں سب اولیا کی گردنیں تیری طرف یا غوث

وسیلہ سے تری ہی سلسلہ کی ہر جگہہ ہر دم
مدد پر ہیں تمہاری شیر خدا شاہ نجف یا غوث

تمنا ہی رہیں اخلاف ہی میری فدا تم پر
تمہارے ہی جیسے مست عشق تھے میرے سلف یا غوث

شراب عشق سے جان تازہ روح کو میری
عطا فرما دل و جانکو مری اپنا شغف یا غوث

مری احباب کی تیری حمایت ہو سپر ہر دم
عدو کا دل رہے تیر حوادث کا ہدف یا غوث

تری چہرہ کی ہے تشبیہہ ناقص بدر کامل کر
سراسر نور رہتا ہے وہ ہے پر کلف یا غوث

فقیر قادری بیخوف ہی اہل ضلالت سے
ترا فرمان عالی ہی مریدی لا تخف یا غوث

القاف

مثال شمس روشن تم پہ ہیں چودہ طبق یا غوث
تمہیں سب اولیا ہی ما سبق پر ہے سبق یا غوث

بفضل رب تمہیں ہو غوث الاعظم سید الافراد
بجز تیری نہیں ہے کوئی اسکا مصدق یا غوث

دبستان ولایت میں تمہارے اسم اعظم کا
تمامی اولیاء اللہ پڑھتے ہیں سبق یا غوث

تری اوصاف آسکتے نہیں تحریر میں ہرگز
اگر ہفت آسمان ساتوں زمین ہی ہوں ورق یا غوث

حضوری سے تری پھر ہند پر آشوب میں ہو بھجا
یہی دن رات رہتا ہے مری دلکو قلق یا غوث

عطا ہو عزت و اقبال مجھکو دین و دنیا میں
بہ فضل رسول و بہر شاہ حسین حق یا غوث

فقیر قادری ہے گو سراسر معصیت لیکن
ترا بندہ ہی شاہد اسکا ہی رب الفلق یا غوث

الکاف العربی

عیان تیری حکومت ہی زمین سی تا فلک یا غوث
تری دربار کے حضار ہین خیلِ ملک یا غوث

ہوا سب اولیائے اولین کا شمس پوشیدہ
رہیگی تا ابد شمس کی تیری چمک یا غوث

جلا دیتی ہین مردونکو تمہاری نامِ نامی سی
گدایانِ درِ اقدس نہین ہین اہلِ شک یا غوث

بری حالت ہی اب تو آپکے بیمارِ ہجران کی
دکھا دو روی انور کی خدارا اک جھلک یا غوث

خزان ہی سب بہارِ گلشنِ ہندوستان مجھکو
جدائی مین تری ہر پھول ہی خار و خسک یا غوث

بلائین سر سی ٹلجاوین عدو پامال ہوجاوین
تمہاری لشکرِ غیبی کی گر ہووی کمک یا غوث

فقیرِ قادری کو پھر مشرف کر حضوری سی
رہی محروم پابوسی سی تیری کبتلک یا غوث

الکاف الفارسی

تمامی اولیائے شان ہی تیری الگ یا غوث
تری مہرِ ولایت سی درخشندہ ہی جگ یا غوث

دلون پر اولیائے نقش تیرا اسمِ اعظم ہی
تری ہی ذات ٹھہری خاتمِ عرفان کا نگ یا غوث

تصرف سی تیری ہوجاتے ہین بدکار ہی صالح
کئے دم بھر مین عارف قافلہ کی تونے ٹھگ یا غوث

زبان ہی ہر بنِ مو تیری مدحت کے لئے میرا
محبت کا تری بھرتی ہی دم ہر ایک رگ یا غوث

مجھے دنیا کے شیرون کی خطر کیا ہی شرارت کا
فقیرِ قادری درگاہ کا ہی تیری سگ یا غوث

اللام

بُری ہین گرچہ میری جملہ افعال و عمل یا غوث
کرم سے تیرے پر ہر دم ہی امید و امل یا غوث

تمنا ہی کہ مرتے دم بھی دم بھرتا رہون تیرا
زبان پر آپکا ہو نام جب آئے اجل یا غوث

سخاوت ارث مین تجھکو ملی ہی شاہ مردان سے
تری امداد و دہش عالم مین ہے ضرب المثل یا غوث

پھنسا ہون دام غم مین سخت مشکل ہی کرم کیجے
بلا سر سے ٹلے رحمت ملے مشکل ہو حل یا غوث

جو چاہون حسب خواہش دین و دنیا مین وہی پا لون
کبھی ہونے نہ پاوے کام مین میری خلل یا غوث

تری گفتار شیرین جسنے سن لی وہ بروا سکے
شکر ناچیز ہے بیقدر ہی قند و عسل یا غوث

فقیر قادری کو ہی فقط کافی کرم تیرا
رہین حساد کو آمادہ جنگ و جدل یا غوث

المیم

ہٹا دی اپنی رحمت سے مرا ہی درد و غم یا غوث
کہ شامل ہی دو عالم کو ترا فضل و کرم یا غوث

تمامی اولیا کہتے ہین اپنی اپنی گردن پر
خدا کے حکم سے ہر عصر مین تیرا قدم یا غوث

ترے عشاق کی نعلین پر سو جان سے قربان ہین
مری جان و جگر علم و ہنر دام و درم یا غوث

ہوا ہمسا نہوگا حشر تک کوئی ولی ہرگز
یہ فرماتے ہین اہل معرفت کہا کر قسم یا غوث

سمجھتے ہین سکندر سے بھی کمتر دریکتا کو
گدا درگاہ کی تیری ہمہ ہین عالی ہمم یا غوث

سلاطین جہان کو فخر ہے جسکی گدائی کا
ترے دربان کا یہ منصب ہے یہ جاہ و حشم یا غوث

مین اٹھتے بیٹھتے تیرا ہی ہر دم دم رہون بھرتا
زبان پر میری جاری نزع مین ہو دمبدم یا غوث

بدلوا دی برا ہو گر نوشتہ میری قسمت کا
تری قابو مین فضل رب سے ہی لوح و قلم یا غوث

بچالے ہر بلا سے مجھکو اپنا فضل رکھ مجھ پر
مٹا دے حاسدوں کے جور اعدا کے ستم یا غوث

دکھا پھر کربلا کا نور اور بغداد کا جلوہ
نجف کا روضۂ اشرف مدینہ کا حرم یا غوث

فقیر قادری ہے اک تری درگاہ کا کتا
یہی کہتے ہیں اسکو سب عرب سے تا عجم یا غوث

النون

امام اولیائے دہر ہو تم بالیقین یا غوث
تمہارے حکم محکم کے ہیں سب زیر نگیں یا غوث

تری ہی دم قدم سے جان تازہ آگئی دین میں
سوا تیرے لقب کسکو ملا ہے محی دین یا غوث

ثری سے تا ثریا سب تری محکوم فرمان ہیں
ملک خادم فلک تابع مسخر ہے زمین یا غوث

مشایخ قادری چشتی ہوں یا وہ سہروردی ہوں
ویا ہوں نقشبندی سب ترے ہیں خوشہ چیں یا غوث

قضا کا پھیر دینا تمکو آسان ہے کہ ٹہری تم
مکان کن فکان حکم خالق سے مکیں یا غوث

فضیلت ہے یہ تیری مجمع اہل ولایت میں
نبی نے خود کیا اپنا تجھے مسند نشیں یا غوث

تمنا ہے کہ تیرے سنگ در کی جبہ سائی سے
فقیر قادری کی پھر منور ہو جبیں یا غوث

الواو

در حضور پہ بیٹھے ہیں مجھسے سنو یا غوث
لگائی تیری محبت کی لمیں لگو یا غوث

کسی ولی کو خبر جسکی سیر کی نہ ملی
ترا سمند شرف ہے وہ تیز رو یا غوث

عیاں خدا کی تجلی نبی ﷺ کا جلوہ ہے
بیاں ہو کیا تری دربار کی جلو یا غوث

جہان ہی سب تمہارے سون بنّت و احسان ۔ ولی ہین ساری ولایتین تمہاری گرد یا غوث

سدا فقیرؔ کو حاصل ہو نعمت دارین
ملے جو آپکے لنگر سی ایک جو یا غوث

الہاء

وہ پُر ضیا ہین ترے ذرّہ ہای رہ یا غوث ۔ خجل ہین جنکی تجلّی سی مہر و مہ یا غوث

ترا جمال ہے آئینہ جمالِ نبی ۔ جلالِ حق ہی تری قہر کی نگہ یا غوث

تمہارا نام ہی بس حفظِ ہر بلا کے لئے ۔ غرض سپر سی نکچھہ حاجت زرہ یا غوث

تری ہی لطف سی عقدہ مرا یہ حل ہوگا ۔ تری ہی رشتہ امید مین گرہ یا غوث

بیان ہو کیا تری قدرت کا تو اگر چاہی ۔ طلا ہو خاک نظر سی گدا ہو شہ یا غوث

ہو کیسے کوئی ولی تیری قرب سی آگاہ ۔ کہ تیری خاص ہی مخدع مین جلوہ گہ یا غوث

اُمید ہی کہ کرم سی تری بغیر حساب
فقیرؔ خستہ کی مغفور ہون گنہ یا غوث

الیاء

غمون سی اب مری حالت خراب ہی یا غوث ۔ جگر ہی خستہ ہی دل ہی کباب ہی یا غوث

امام زمرۂ اقطاب سیّد الافراد ۔ خدا کے فضل سی تیرا خطاب ہی یا غوث

تری ہی در سی ہو فیضیاب جملہ ولی ۔ ترا وہ باب ولایت مآب ہی یا غوث

نبی کے باغ کے ہو تم گلِ ہمیشہ بہار ۔ تمہاری رخ یہ وہی آفتاب ہی یا غوث

شبہ رسل سے شہا تونے تربیت پائی
تری مدد پہ شہ بوتراب ہے یا غوث

ہوئے ہین مست جسے پیکے عاشقان نبی
ولا کا تیری وہ جام شراب ہے یا غوث

سوال قبر و حساب عمل کو تیرا نام
فقیر خستہ کا کافی جواب ہے یا غوث

خدا نے تمکو دیا جو کمال ہے یا غوث
بیان ہو مجھسے یہ بیشک محال ہے یا غوث

جناب ختم رسل شاہ دو جہان کا عیان
تمہارے چہرہ پہ حسن جمال ہے یا غوث

ڈرے نہ تجھسے جہان کیون کہ جلوہ گر تجھپر
جناب شیر خدا کا جلال ہے یا غوث

جہانمین جتنے ولی ہین ہر ایک کی گردن
ترے قدم کے تلے پائمال ہے یا غوث

شراب وصل پلا دے کہ اب ترا عاشق
تجھی سے طالب کاس وصال ہے یا غوث

کرے جو جو یہ ونکو ابدال ہے نہ ونکو ولی
ترا کرم ترا جود و نوال ہے یا غوث

رضا کا تیری طلبگار ہون دل و جان سے
نہ مجھکو خواہش مال و منال ہے یا غوث

جلاوے مردے کرے آگ سرد و دریا خشک
وہ باشکوہ ترا استر دحال ہے یا غوث

کرم کرو کہ دیا پاک پر ادب سے کھڑا
فقیر قادری بہر سوال ہے یا غوث

نبی کو تیری ستایش پسند ہے یا غوث
علی کا تو خلف ارجمند ہے یا غوث

نبی علی کا جو چاہا ہے تو ذات آپ ہان
ہر ایک بات تری رشک قند ہے یا غوث

وہ شہسوار ولایت ہے تو کہ تیز قدم
ہر اک ولی سے ترا ہی سمند ہے یا غوث

ترے تو ہی فیض توجہ سے جو نثار ہیں پیر — ہوا جو اس سے شہ نقشبند ہے یا غوث

ترے قدم کے تلے ہیں سب اولیائے جہان — ترا وہ منصب عالی بلند ہے یا غوث

جو کوئی تمسے توسل کرے تو پھر اسکو — بلا کا خوف نہ بیم گزند ہے یا غوث

نگاہ لطف و کرم کر طفیل فضل رسول
کہ یہ فقیر ترا دردمند ہے یا غوث

تمہارا نام حصار تبر ہے یا غوث — دوا ہے ہر مرض رنج و درد ہے یا غوث

جلال ہے وہ عیان تیرے نام نامی سے — کہ جسکے آگے ہوئی آگ سرد یا غوث

تمہارے دوش پہ پای نبی ہے رکھا قدم (صلی اللہ علیہ وسلم) — تمہارے گردن ہر قطب فرد ہے یا غوث

ترے ہی باغ سے سلطان شہر دین کو — ملا کرامت عرفان کا ورد ہے یا غوث

نہ گرد آئے بلا اسکے جسکو چھو جائے — وہ آپکے در دولت کی گرد ہے یا غوث

پھر بلا کہ ہوں فرش راہ اسکے لئے — ترے دیار کا جو رہ نورد ہے یا غوث

فقیر خستہ کو فرحت سے سرخرو کر دے
کہ فکر و رنج سے رخ اسکا زرد ہے یا غوث

آپکے حکم میں ہے نیک سرشتی یا غوث — جنتی تمنے کئے لاکھوں کنشتی یا غوث

بحر زخار سے نکلی تھی کئی سال کے بعد — حکم سے آپکے ڈوبی ہوئی کشتی یا غوث

دوزخی ہے جو ترے فضل کا منکر ہے شہا — متبع حکم کا ہے تیرے بہشتی یا غوث

لطف سے تیرے ہوئے والی و شاہنشہ ہند — قبلہ و کعبۂ دین خواجۂ چشتی یا غوث

تری ہی کرم سے بھروسہ ہے قبر و محشر مین
نہ مجھکو کچھ خطر دار و گیر ہے یا غوث

نگاہ فضل و کرم سے کیجئے اس عاجز پر
تمہارے ہی در کا یہ ادنی فقیر ہے یا غوث

تری ہی فیض کے محتاج ہین سارے ولی یا غوث
دیا کیا حقتعالی نے تجھے فضل جلی یا غوث

مصیبت مین کسی نے استغاثہ جب کیا تجھسے
قضائے بد ہوئی رد اور بلا سر سے ٹلی یا غوث

نسیم فیض سے تیری ہی گلزار ولایت مین
شجر سرسبز ہے خندان ہے گل تازہ کلی یا غوث

بیان کیا درد ہجران کی ہو کیفیت کہ سب تجھپہ
عیان ہے بیقراری جان کی دل کی بیکلی یا غوث

زمین سے آسمان تک نیک و بد سب حال عالم کا
مثال آئنہ دلپر ہے تیری تجلی یا غوث

تری گفتار شیرین مین ہے لذت شہد خالص کی
مزے مین ہے تری ہر بات مصری کی ڈلی یا غوث

تری ہی گیسوئے مشکین کی خوشبو سے معطر ہے
مثال روضۂ رضوان جہا کی ہر گلی یا غوث

تمنا ہے مری مقصد کی ڈالی باغ عالم مین
تری افضال سے ہر دم رہے پہولی پھلی یا غوث

کھلایا غنچۂ دل دی شفا بیمار ہجران کو
ہوا ہی جانفزا بغداد کی جس دم چلی یا غوث

پیئے گا شربت وصل نبی گلزار جنت مین
تمہارے عشق کی آتش سے جان جسکی جلی یا غوث

قطعہ تاریخ

فقیر قادری کی ہے تمنا مرتے دم بھی ہو
زبان پر میری جاری یا محمد یا علی یا غوث

از مولف

فقیر قادری بردہ ہے شاہنشاہ جیلان کا
شہنشاہ رسل کا امتی بندہ حیران کا

نہ عالم ہے نہ شاعر ہے نہ صوفی ہے نہ زاہد ہے
مگر خادم ہے دل سے اہل علم و اہل عرفان کا

لکھے اشعار جو جب مدحت محبوب سبحان کے | ارادہ تب کیا احباب نے ترتیب دیوان کا
مرتب جب ہوا دیوان کہی تاریخ ہاتف نے | گلستان کیا کہلا اب مدحت محبوب سبحان کا

قطعہ تاریخ از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہ

نوشتہ چون جناب عبد قادر | بمدح غوث اعظم تازہ دیوان
بجست انوار تاریخش ز ہاتف | بگفتہ فیض جود شاہ جیلان
گرد چو انشا این دیوان قطب ربانی عبد القادر | آنکہ با ایمان و اردو انی کرد بنا ارکان عقیدت
فکر نمود انوار پریشان از پے سال طبع دیوان | ہاتف غیبی سال طبعش گفت بہارستان عقیدت

از حکیم محمد التفات حسین صاحب آتش زید مجدہ

دیوان منقبت ہی کیا یہ کشش مزہ کا | نشہ سے معرفت کے گویا بھرا ہی ساغر
کیف مے محبت کچھ اسمیں ایسا پایا | دل اسنے کہا کہ یہ ہی جام شراب کوثر

قطعہ تاریخ و تقریظ نتیجہ طبع منیر جناب مولوی محمد امتیاز احمد صاحب تاثیر

ہے یہ استاد حضرت عبد قادر نے لکھا دیوان | عجب دلکش بطرز نو بمدح شاہ جیلانی
سن تصنیف میں تاثیر لکھ مصرع دعائیہ | ملے خلد برین جنت الٰہی محبوب سبحانی

سالک مسلک فنا و بقا | رہرو منزل خدا دانی
عارف ذات کبریا لاریب | واقف نکتہ ہائے پنہانی
نائب حضرت رسول اللہ | برسرش سایۂ ظل رحمانی
جلوۂ صدق حضرت صدیق | شان عدل خلیفۂ ثانی